Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

نمبر پرچہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۹ ماہ اخاء ۱۳۲۴ ہش ۔ ۲ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ | ۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۳۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے درد میں آج کچھ زیادتی رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ آج حضور بعد نماز مغرب تا نماز عشاء مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور اعمال محض خدا تعالےٰ کے لئے اور استقلال کے ساتھ ادا کرنے کے متعلق تلقین فرمائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی بندش پیشاب کی تکلیف تاحال دور نہیں ہوئی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد مبارک دارالفضل نے کچھ رقم سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے صدقہ دینے کے لئے سیکرٹری صاحب دار الشیوخ کمیٹی کو بھجوائی۔ جس کا ایک بکرا حضور کے لئے صدقہ دیا گیا۔

جنگ یورپ میں خون کی نہریں چل گئیں

اور اکثر مقامات زیر و زبر ہوگئے

(از ایڈیٹر)

گزشتہ جنگ عظیم کے جانی اور مالی نقصانات جوں جوں مجموعی شکل میں پیش ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس ہیبت ناک پیشگوئی کی صداقت زیادہ سے زیادہ واضح ہوتی جارہی ہے۔ جس میں آپ نے آج سے کئی سال قبل یہ فرمایا تھا۔ کہ

"اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

جنگ یورپ کی تباہ کاریوں کا اندازہ لگانے والے اگرچہ ابھی تک یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اس کے نقصانات کی صحیح کیفیت ابھی پیش نہیں کی جاسکتی۔ تاہم جو سرسری اندازے لگائے جا رہے ہیں۔ وہ بھی کوئی کم ہیبتناک نہیں ہیں۔ معزز معاصر "انقلاب" نے ایک امریکی رسالے کے بیان کے مطابق حال ہی میں ایک معلومات سے پُر مقالہ لکھا ہے۔ جس کے اقتباسات شکریہ کے ساتھ ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔ معاصر موصوف رقمطراز ہے۔

"اتحادیوں میں سے صرف امریکہ۔ سلطنت برطانیہ اور روس کے پونے ستر لاکھ آدمی مارے گئے۔ زخمیوں کی تعداد اس سے بہرحال بہت زیادہ ہوگی۔ جرمن مقتولین کا اندازہ کم از کم ۸۵ لاکھ کا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کے بے پتہ آدمی کم از کم ایک لاکھ ساٹھ ہزار تھے۔ برطانیہ کے جو سویلین مقتول و مجروح ہوئے۔ ان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ کیا جاتا ہے۔ روس کے ایسے سویلین دو کروڑ تھے۔ باقی اتحادی ملکوں کے سویلینوں کی تعداد بھی کم از کم ایک کروڑ گیارہ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ جرمنی میں سویلین مقتولین و مجروحین بارہ لاکھ بتائے جاتے ہیں۔ لیکن ان کی حقیقی تعداد اس سے بہت زیادہ ہوگی۔ اس لئے کہ جرمنی پر سب سے بڑی مصیبتیں آخری دور میں نازل ہوئیں۔ اور اس وقت جگہ جگہ ایسی افراتفری پیدا ہو چکی تھی۔ کہ صحیح تعداد کا کوئی ریکارڈ رکھا ہی نہیں جا سکتا تھا۔"

معاصر "انقلاب" کے ان الفاظ کو پیش نظر رکھ کر غور فرمایئے کہ خدا تعالےٰ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کے پورے ہونے میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ کہ

"اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔"

ان لاکھوں انسانوں کا خون جو گزشتہ جنگ میں ہلاک یا زخمی ہوئے۔ جس قدر بہا۔ وہ یقیناً کئی خون کی نہریں چلا دینے کے لئے کافی تھا۔ علاوہ ازیں کئی ایک لڑائیوں میں جو دریاؤں اور ندیوں پر ہوئیں بارہا اس قسم کی خبریں آئیں۔ کہ اس قدر قتل عام ہوا۔ کہ دریا یا ندی کا پانی خون ہو کر بہنے لگا۔

اس جانی نقصان کے ساتھ ساتھ زمین پر اس قدر تباہی آئی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسا تباہی کبھی نہیں آئی تھی۔ اور اکثر مقامات اس طرح تہ و زیر و زبر ہو گئے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ معاصر "انقلاب" نے اس بارہ میں جو معلومات پیش کئے ہیں وہ یہ ہیں۔

تباہ شدہ مکانات کا اندازہ اب تک صرف حکومت برطانیہ پیش کر سکی ہے۔ یعنی دو لاکھ دو ہزار جرمنی۔ پولینڈ۔ فرانس۔ بلجیم۔ ہالینڈ وغیرہ کی صحیح کیفیت اب تک معلوم نہیں ہو سکی۔ یقین ہے۔ کہ ان کی تباہی کا دائرہ بہت وسیع ہوگا۔ روس نے اپنے نقصانات کا ابتدائی خاکہ تیار کیا ہے۔ جس کی اجمالی کیفیت ہم اس غرض سے ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ کہ اس سے آپ کو ان علاقوں کی تباہی کا زیادہ بہتر اندازہ ہو جائے گا۔ جو اس جنگ میں رزم گاہ بنے۔ سب سے پہلے روسی علاقوں کی عام کیفیت ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) جن روسی علاقوں کو جرمنوں نے اس جنگ میں پامال کیا۔ ان میں جنگ سے پیشتر آٹھ کروڑ اسی لاکھ روسی آباد تھے۔ ان سب کی زندگیاں خطرے میں پڑیں۔ کاروبار تباہ ہوئے بہت سے مارے گئے۔ بہت سے گھر بار چھوڑ کر غیر متصرفہ علاقوں میں چلے گئے۔ اور جو باہر نہ نکلے۔ یا بچ رہے وہ تین سال تک دشمن کی مصلحتوں کے تابع رہنے پر مجبور ہو گئے۔

(۲) ان علاقوں میں سالانہ صرف صنعتی کاروبار چھیالیس ارب روبل (روسی سکہ) کا ہوتا تھا۔

(۳) ان علاقوں میں قریباً سوا پندرہ کروڑ ایکڑ زمین زیر کاشت تھی۔ اور کاشتکاروں کے پاس دس کروڑ نوے لاکھ جانور تھے۔

(۴) ان علاقوں کی تمام ریلوے لائنیں بحیثیت مجموعی ایک لاکھ بائیس ہزار کیلو میٹر لمبی تھیں گویا یہ علاقے روس کے بہترین زرخیز علاقوں میں سے تھے۔ اور ان کی آبادی بہت گنجان تھی۔ اب آپ نقصانات کا اندازہ فرمایئے۔

(۱) ایک ہزار سات سو دس شہر اور قصبے تباہ ہوئے

(۲) ستر ہزار دیہات آفات کا شکار بنے

(۳) اڑھائی کروڑ آدمیوں کے گھر برباد ہوئے

(۴) قریباً بتیس ہزار مشترکہ فارم تباہ ہوئے اور اٹھانوے ہزار فارموں کو لوٹا گیا۔

(۵) سب سے بڑھ کر تباہی ان شہروں پر نازل ہوئی۔ جو بوجوہ روسیوں کو بے حد عزیز تھے۔ مثلاً سٹالن گراڈ۔ سباسٹپول لینن گراڈ کیف۔ منسک۔ اوڈیسہ۔ سمولنسک۔ ۱۹۲۶ء کی قیمتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ روس کے نقصانات بحیثیت مجموعی بیس کھرب اور سینتیس ارب روپے سے کم نہیں ہوں گے۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یہ اندازہ خالص روسی علاقوں تک محدود ہے۔ لٹویا۔ اسٹونیا۔ لتھونیا۔ وغیرہ اس میں شامل نہیں۔

یہ صرف روس کی تباہی و بربادی کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے تمام محارب ممالک جو اس جنگ میں شریک تھے۔ اُن کی تباہی و بربادی کو بھی اگر اس کے ساتھ شامل کر لیا جائے۔ تو اس حقیقت کے تسلیم کرنے میں کوئی بھی امر مانع نہیں رہ جاتا۔ کہ زمین پر اس قدر سخت تباہی آئی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات اس طرح زیروزبر ہو گئے۔ کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اس قدر غیر معمولی تباہی و بربادی آنے کی وجہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی وقت بیان فرما دی تھی۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا۔

"دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائینگے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ اُن پر رحم کیا جائیگا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

یورپ کی اس جنگ عظیم کی شکل میں جو خوفناک بلا دنیا پر نازل ہوئی۔ اس کے نازل ہونے سے پہلے نہ ڈرنے والوں نے اپنی غفلت اور سرکشی کا مزا چکھا۔ لیکن جنکو خدا تعالےٰ نے کسی نہ کسی وجہ سے اس بلا سے محفوظ رکھا انہیں اس جنگ کی تباہیوں اور بربادیوں سے اب عبرت حاصل کرنی چاہیئے! اور خدا تعالیٰ کے خوف سے ڈرتے ہوئے اس کی پرستش کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

مجلس مذہب و سائنس کی مالی اعانت کیلئے اپیل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال کے شروع میں مجلس مذہب و سائنس کا ایک نہایت ہی اہم مقصد کے لئے قیام فرمایا ہے۔ موجودہ دنیا میں مذہب کی سب سے بڑی جنگ سائنس کے اُن علوم سے ہے۔ جنہیں مذہب کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ مذہب و سائنس کا رشتہ تین قسم کا ہے۔ ایک تو سائنس کے بعض علوم درحقیقت مذہبی اور بالخصوص اسلامی صداقتوں کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن مذہبی دنیا میں ابھی ان علوم کے متعلق پوری تحقیق نہیں ہوئی۔ دوسرے ایسے نظریئے اور تھیوریاں ہیں۔ جن کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ مذہب کے خلاف ہیں۔ لیکن درحقیقت ان کے اور مذہب کے درمیان حقیقی ٹکراؤ نہیں۔ اور تیسرے وہ علوم جنکی تھیوریاں مذہبی سچائیوں کی تکذیب کرتی ہیں۔ ان ہر سہ امور میں بہت وسیع اور علمی تحقیق کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر احمدیت کی عالمگیر علمی جنگ کا میگزین تیار نہیں ہو سکتا۔ یہ تحقیق جہاں علمی ذوق رکھنے والے احمدی احباب کے پورے تعاون کی متقاضی ہے۔ وہاں اس کے لئے بہت وسیع لائیبریری کی بھی ضرورت ہے۔ جس میں سائنس اور فلسفہ کے تمام علومِ جدیدہ کی نئی سے نئی کتب موجود ہوں۔ تاکہ اس طرح جدید سے جدید تحقیق کا علم ہوتا رہے۔ پھر مختلف ہفتہ وار اور ماہوار رسائل کا جو ان علوم کے مختلف زیر تحقیق مسائل پر بحث کرتے رہتے ہیں۔ ملنا بھی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ وسیع علمی تحقیق کے لئے ایسے ماہرین فن۔ فلسفیوں اور سائنسدانوں کو مختلف علمی اداروں اور یونیورسٹیوں سے بلا کر اُن کے تحقیقی لیکچر بھی قادیان میں کرائے جائینگے۔ جن کی روشنی میں ان علوم کی تفصیلات بوجہ احسن سمجھی جا سکیں۔ یہ تمام امور اور پھر روزمرہ کی خط و کتابت کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے۔ لیکن ابھی تک مجلس مذہب و سائنس کے پاس ان مقاصد کے لئے کوئی رقوم نہیں ہیں۔ جس کی وجہ سے کام کی رفتار پر بھی ایک حد تک اثر پڑا ہے۔ حال ہی میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کیا گیا تو حضور نے تحصیل چندہ کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

بنابریں جماعت کے پُرجوش۔ مخلص اور ذی استطاعت احباب سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس مبارک کام کی اہمیت کا احساس فرماتے ہوئے مجلس کی مالی اعانت فرمائیں۔ تاکہ یہ نہایت ضروری کام جو احمدیت کی وسیع علمی جنگ کے لئے اسلحہ تیار کرنے کے مترادف ہے۔ بوجہ احسن جاری ہو سکے۔ امید ہے۔ کہ احباب جلد از جلد اپنی ذمہ داری کو محسوس کرینگے۔ اور مجلس کی زیادہ سے زیادہ مدد فرمائینگے۔

تمام رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام مجلس مذہب و سائنس کی امانت میں آنی چاہیئیں کوپن منی آرڈر پر خاص طور پر تصریح کر دی جائے کہ یہ رقم مجلس مذہب و سائنس کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کے سمجھنے اور ان کی صحیح اور کامل ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد صدر مجلس مذہب و سائنس

جماعت احمدیہ کا ۵۴ واں سالانہ جلسہ

حسب سابق انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۲۴ ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء جماعت احمدیہ کا ۵۴ واں سالانہ جلسہ قادیان دارالامان میں منعقد ہوگا۔ سلسلہ کے علماء مختلف تحقیقی مضامین احباب کے سامنے پیش فرمائینگے۔ ہر احمدی اس میں شمولیت کے لئے تیاری کرے اور اپنے ساتھ دیگر غیر احمدی و غیر مسلم احباب کو کثرت سے لائے۔ پروگرام مفصل بعد میں شائع کیا جائیگا۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

جاپان کی قید سے رہا ہونے والے احمدیوں کے لئے درخواست دعا

آقائی و مولائی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ بندہ سنگاپور سے رانچی نامی جہاز میں روانہ ہو کر ۲۲ ستمبر کو مدراس پہنچا۔ اور ۲۳ ستمبر کو ٹرین سے بنگلور آیا۔ ہم یہاں چھ احمدی دوست اکٹھے ایک ہی ہسپتال میں ہیں۔ نام یہ ہیں (۱) بشیر احمد خانصاحب برادر ماسٹر نذیر خانصاحب رفیق ایڈ کو قادیان۔ انہیں بواسیر کی شکایت ہے۔ (۲) حسین الدین خالد صاحب الیکٹریشن غلہ ورکشاپ کمپنی انہیں معدہ میں درد کی شکایت ہے۔ (۳) عبد الحمید صاحب تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی 15-1.S.P.S (۴) رانا محمد اجمل خان صاحب ولد رانا نواب خان صاحب آف سٹروعہ (۵) محمد صدیق صاحب ۱۰ فیلڈ ہائی جین سیکشن۔ محمود آباد ضلع جہلم (۶) خاکسار۔ ان سب کو صرف کمزوری کی شکایت ہے۔

سب کے لئے حضور کی خدمت میں درخواست دعا عرض کرتا ہوں۔ حضور کی دعاؤں نے آڑے وقت میں بڑا کام دیا اور جو سختی کے اوقات دوسرے لوگوں نے دیکھے اُن سے اپنی جماعت کے احباب عام طور پر محفوظ رہے۔

اکثر دوست سنگاپور سے واپس آ چکے ہیں۔ اور اپنے اپنے ڈپیو میں حاضری دینے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو چلے جائینگے۔ جو دوست ابھی سنگاپور میں ہیں اُن میں سے مندرجہ ذیل دوست خاص طور پر دعا کے لئے عرض کرتے تھے۔

(۱) حکیم دین محمد صاحب اکونٹنٹ (۲) ان کے اردلی نصیر احمد صاحب (۳) رحمت علی صاحب جہلم (۴) ڈاکٹر صوفی احمد صاحب (۵) نائک ہدایت اللہ صاحب، ڈرائیور (۶) غلام بیگ صاحب الیکٹریشن ۲۲ ماؤنٹین جمبٹ مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ اور جماعت کے احباب سب خیریت سے ہیں۔ سلام اور دعا کے لئے عرض کرتے تھے۔

حضور کا ادنیٰ غلام محمد احسن خان ساسٹودین

نتیجہ امتحان امیدواران محرری صدر انجمن احمدیہ

۲۳ ستمبر ۱۹۴۵ء کو تحقیقاتی کمیشن نے جن کلرک امیدواران کا امتحان لیا تھا۔ اُن میں سے مندرجہ ذیل اصحاب کامیاب ہوئے ہیں۔ جو اصحاب فیل ہو گئے ہیں۔ اُن کے نام نہیں لکھے گئے۔

(۱) انوار احمد صاحب دفتر امور عامہ (۲) فیض اللہ صاحب دفتر بیت المال (۳) محمد یوسف صاحب ریلیونگ کلرک (۴) عطاء الرحمن صاحب دفتر پرائیویٹ سکرٹری (۵) عبد الرشید صاحب دفتر امانت (محاسب) (۶) فضل الٰہی صاحب دفتر امور عامہ (۷) انوار حسین صاحب دفتر آڈیٹر (۸) محمد سلیم صاحب دفتر امور خارجہ (۹) حکیم الدین صاحب دفتر جامعہ احمدیہ (۱۰) سید ولی اللہ صاحب دفتر بیت المال (۱۱) حمید اللہ صاحب ریلیونگ کلرک (۱۲) بوٹے خانصاحب دفتر امانت (محاسب) (۱۳) محمد صدیق صاحب (۱۴) محمد شفیع صاحب (۱۵) عطاء اللہ صاحب

عبد الحمید سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بالمقابل تفسیر نویسی اور مولوی محمد علی صاحب

بحث کرنا تم سے کیا حاصل اگر تم میں نہیں
روح انصاف و خدا ترسی کہ ہے دیں کا مدار

"پیغام صلح" ۵ ستمبر ۱۹۴۵ء میں مولوی محمد علی صاحب کے دو خطبے شائع ہوئے ہیں۔ یہ دونوں خطبے رمضان میں مولوی صاحب نے ڈلہوزی میں دیئے۔ رمضان المبارک کے احترام کے پیش نظر چاہیئے تو یہ تھا کہ تمام معاندانہ خیالات کو دل سے نکال کر تقویٰ شعاری کی تلقین کی جاتی مگر مولوی صاحب نے اس کے برعکس ایسا طریق اختیار کیا۔ کہ ان خطبات کو پڑھنے اور سننے والا دشمنی کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

مولوی صاحب نے ان خطبات میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے رویا و کشوف اور بالمقابل تفسیر نویسی کی دعوت وغیرہ امور پر خاص طور پر ہنسی اڑائی ہے۔ اور ایسے رنگ میں نکتہ چینی کی ہے۔ کہ دشمنان احمدیت کو بھی مات کر دیا ہے۔

ان خطبات کو سرسری نظر سے دیکھنے والا شخص بھی اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ مولوی صاحب ایک شکست خوردہ دشمن کی طرح گالیوں اور طعنوں پر اتر آئے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت احمدیہ کی کامیابی اور ترقی ان کے دل میں کانٹا بن کر کھٹک رہی ہے۔ مگر ان کا حسد اور بغض ہم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے اذا احب اللہ عبدا جعل لہ الحاسدین فی الارض یعنی جب اللہ تعالےٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو زمین میں اس کے حاسد پیدا کر دیتا ہے۔

بالمقابل تفسیر نویسی کے چیلنج پر مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ قادیانی جماعت نے جہاں اور بہت سی باتوں میں ٹھوکر کھائی ہے۔ اس بارے میں بھی ٹھوکر کھائی ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر کی اصل غرض کیا ہے۔ معارف کا بیان کرنا جو بجائے خود ایک اچھا کام تھا۔ اسے دو پہلوانوں کی کشتی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ ان میں کون زیادہ معارف بیان کر کے دوسرے کی چھاتی پر چڑھ بیٹھتا ہے اور اپنے مخالف کو نیچا دکھاتا ہے"۔

(پیغام صلح ۵ ستمبر ۱۹۴۵ء)

یہ اعتراض اگر کسی غیر احمدی مخالف کی طرف سے ہوتا تو کوئی تعجب کا مقام نہ تھا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب ایسا شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع اور مریدی کا دعویدار ہو۔ اس بات کو مونہہ سے نکالے۔ تو حیرت ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنی صداقت اور راستی پر ہونے کی ایک بہت بڑی دلیل یہ پیش فرمائی ہے۔ کہ حقائق و معارف قرآنی کے بیان کرنے میں میرا کوئی شخص مقابلہ نہیں کر سکتا اور آیت لا یمسہ الا المطھرون پیش کر کے آپ نے فرمایا کہ حقائق و دقائق قرآنی تک اسی شخص کی رسائی ہو سکتی ہے۔ جو مطہر اور تقوےٰ شعار ہو۔ اور خدا کے ہاتھ سے پاک کیا گیا ہو۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"پھر ایک اور نشان الٰہی ہے جو براہین کے ص۲۳۸ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے الرحمٰن علم القرآن اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے علم قرآن کا وعدہ دیا تھا۔ سو اس وعدے کو اس طور سے پورا کیا۔ کہ اب کسی کو معارف قرآنی میں مقابلہ کی طاقت نہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی مولوی اس ملک کے تمام مولویوں میں سے معارف قرآنی میں میرا مقابلہ کرنا چاہے۔ اور کسی سورۃ کی ایک تفسیر میں لکھوں۔ اور ایک کوئی اور مخالف لکھے۔ تو وہ نہایت ذلیل ہوگا۔ اور مقابلہ نہیں کر سکیگا اور یہی وجہ ہے کہ باوجود اصرار کے مولویوں نے اس طرف رخ نہیں کیا۔ بس یہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ مگر ان کے لئے جو انصاف اور ایمان رکھتے ہیں"۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

پھر فرماتے ہیں:۔

"نشان کے طور پر قرآن اور زبان قرآن کی نسبت دو طرح کی نعمتیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں (۱) ایک یہ کہ معارف عالیہ فرقان حمید بطور خارق عادت مجھ کو سکھلائے گئے ہیں جن میں دوسرا میرا مقابلہ نہیں کر سکتا"۔ (تریاق القلوب ص۴۷)

نیز فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ اپنے مکالمہ کے ذریعہ سے تین نعمتیں اپنے کامل بندے کو عطا فرماتا ہے اول ان کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور قبولیت سے اطلاع دی جاتی ہے۔ دوم اس کو خدا تعالےٰ بہت سے امور غیبیہ پر اطلاع دیتا ہے۔ سوم یہ کہ اس پر قرآن شریف کے بہت سے علوم حکمیہ بذریعہ الہام کھولے جاتے ہیں۔ پس جو شخص اس عاجز کا مکذب ہو کر پھر یہ دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ یہ ہنر مجھ میں پایا جاتا ہے۔ میں اس کو خدا تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کہ وہ ان تینوں باتوں میں میرے ساتھ مقابلہ کرے اور فریقین میں قرآن شریف کے کسی مقام کی سات آیتیں تفسیر کے لئے بالاتفاق منظور ہو کر ان کی تفسیر دونوں فریق کریں"۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

اس کے علاوہ بھی متعدد مقامات پر حضور نے اپنی کتب میں یہ دعوےٰ پیش فرمایا ہے۔ ان واضح بیانات کے ہوتے ہوئے حضور علیہ السلام کی اتباع اور مریدی کا دعوےٰ کرنے والا کوئی شخص کس طرح یہ کہہ سکتا ہے کہ بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے بلانا ایک ٹھوکر ہے۔ جو قادیانی جماعت نے کھائی ہے۔ پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا معارف قرآن حمید کے بیان کرنے میں تمام مخالف علماء کو مقابلہ کے لئے بلانا اور ان کا مقابل پر نہ آنا اسلام اور احمدیت کی سچائی کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کی ایچا پیچیوں سے اس نشان کی عظمت کم نہیں ہو سکتی۔

پھر مولوی صاحب فرماتے ہیں۔

"تفسیر نویسی کے چیلنج کی یہ حالت ہے کہ ابھی بہت عرصہ نہیں ہوا۔ کہ میاں صاحب نے خود چیلنج دیا تھا۔ کہ قرآن کریم کے جس مقام کی کوئی چاہے میرے مقابل تفسیر لکھے۔ میں نے بھی اس چیلنج کو قبول کیا۔ اور آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کو پیش کیا۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری نے بھی اس چیلنج کو منظور کیا۔ اور آیت خاتم النبیین کو پیش کیا۔ میاں صاحب ایسے خوش ہوئے کہ گویا ان کے مونہہ میں زبان نہیں"۔

مولوی صاحب نے پہلے تو خود ہی تفسیر نویسی کے چیلنج کو خلاف تقوےٰ قرار دیا۔ اور پھر اسے منظور کرنے کا اعلان بھی کر دیا۔ سوال یہ ہے۔ کہ اگر واقعی تفسیر نویسی کا چیلنج دینا خلاف تقویٰ ہے۔ تو مولوی صاحب اس کے لئے کیوں تیار ہو گئے۔ پھر چیلنج کو جس طریق سے منظور کیا ہے۔ وہ بھی نہایت حیران کن ہے۔ اور وہ کوئی نیا طریق نہیں۔ بلکہ وہی پرانا طریق ہے۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف قدم مارتے رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے بقول خود اسمہ احمد والی آیت کو اور شیخ مصری صاحب نے آیت خاتم النبیین کو انتخاب کر کے چیلنج منظور کیا۔ حالانکہ یہ دونوں آیات ایسی ہیں۔ جن پر بیس سال سے دونوں فریقین میں تحریری اور تقریری گفتگوئیں ہو رہی ہیں۔ اور موافق و مخالف ہر دو پہلو ان آیات کے ظاہر کئے جا چکے ہیں۔

افسوس مولوی صاحب اس طریق پر اصل چیلنج کو قبول کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ اور عوام کو مغالطہ دے رہے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مولوی صاحب ایسا طریق اختیار کر کے پیر مہر علی صاحب گولڑوی کی اتباع کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیر صاحب کے متعلق بیان فرماتے ہیں۔

"لاہور میں جو ایک قابل شرم کارروائی پیر مہر علی شاہ صاحب سے ہوئی وہ یہ تھی۔ کہ انہوں نے بذریعہ ایک پُر فریب حیلہ جوئی کے اس مقابلہ سے انکار کر دیا۔ جس کو وہ پہلے منظور کر چکے تھے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب میری طرف سے متواتر دنیا میں اشتہارات شائع ہوئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے تائیدی نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی مجھے دیا گیا ہے کہ میں فصیح بلیغ عربی میں قرآن شریف کی کسی سورۃ کی تفسیر لکھ سکتا ہوں۔ اور مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے۔ کہ میرے بالمقابل اور بالمواجہ بیٹھ کر کوئی دوسرا شخص خواہ وہ مولوی ہو یا وہ فقیر گدی نشین ایسی تفسیر ہرگز لکھ نہیں سکے گا۔ اور اس مقابلہ کے لئے پیر جی موصوف کو بھی بلایا گیا۔ تا وہ اگر حق پر ہیں۔ تو ایسی تفسیر بالمقابل بیٹھ کر لکھنے سے اپنی کرامت دکھلا دیں یا ہمارے دعوےٰ کو قبول کریں تو اول تو پیر جی نے دور بیٹھے یہ لاف مار دی۔ کہ اس نشان کا مقابلہ میں کرونگا۔ لیکن بعد اس کے ان کو میری نسبت بکثرت روائتیں پہنچ گئیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہ اس شخص کی قلم عربی نویسی میں دریا کی طرح چل رہی ہے۔ اور پنجاب اور ہندوستان کے تمام مولوی ڈر کر مقابلہ سے کنارہ کش ہو گئے ہیں۔ تب اس وقت پیرجی کو سوجھی کہ ہم بے موقعہ پھنس گئے آخر حسب منشا مشہور کرنا تاکہ انکار کرتا انکار کے لئے یہ منصوبہ تراشا کہ ایک اشتہار شائع کر دیا کہ ہم بالمقابل بیٹھ کر تفسیر لکھنے کے لئے تیار تو ہیں۔ مگر ہماری طرف سے یہ شرط ضروری ہے۔ کہ تفسیر لکھنے سے پہلے عقائد میں بحث ہو جائے۔ کہ کس کے عقائد صحیح اور مسلم اور مدلل ہیں۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی کہ جو نزول مسیح میں انہیں کے ہم عقیدہ ہیں اس تصفیہ کے لئے منصف مقرر کئے جائیں۔ پھر اگر مولوی صاحب موصوف یہ کہہ دیں کہ پیرجی کے عقائد صحیح ہیں اور مسیح بن مریم کے متعلق جو کچھ انہوں نے سمجھا ہے۔ وہی ٹھیک ہے۔ تو فی الفور اسی جلسہ میں یہ داعی ان کی بیعت کرے اور ان کے خادموں اور مریدوں میں داخل ہو جائے۔ اور پھر تفسیر نویسی میں بھی مقابلہ کیا جائے۔ یہ اشتہار ایسا بنایا گیا تھا کہ اس کا مکر اور فریب لوگوں پر کھل نہ سکے۔ آخر عقلمند لوگوں نے سمجھ لیا کہ اس شخص نے ایک قابل شرم منصوبہ کے ذریعہ سے انکار کر دیا۔"

(حاشیہ نزول المسیح صفحہ ۳۳)

جناب مولوی محمد علی صاحب بھی اسی آیت پر تفسیر نویسی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ جو بنیادی طور پر ہمارے اور ان کے درمیان مابہ النزاع ہے۔ مگر اس آیت پر تفسیر نویسی کا مقابلہ وہ مفید نتائج نہیں پیدا کر سکتا جو مقصود اور مطلوب ہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب نے مصری صاحب کا ذکر بھی ساتھ ہی کر دیا ہے۔ کہ انہوں نے آیت خاتم النبیین پر تفسیر نویسی کا مقابلہ منظور کیا۔ مگر جماعت قادیان کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ حالانکہ ہماری طرف سے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے شیخ صاحب کے ساتھ اسی آیت پر بالمقابل تفسیر نویسی کو منظور کر کے اعلان کیا۔ مگر شیخ صاحب اور دیگر اہل پیغام کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ اور نہ آئندہ امید ہے۔

بالآخر یہ بات کہنا بھی ضروری ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا چیلنج اب بھی قائم ہے مولوی محمد علی صاحب کو اگر صحیح طریق فیصلہ پر آنا ہے تو

روس ——— اور ——— آزادی

مسٹر پال ونٹرٹن ہیرنز" کا ایک خط اخبار "دی نیشنل کال" The National Call میں فری پریس کے حوالہ سے شائع ہوا ہے۔ یہ صاحب ماسکو میں اخباری نمائندہ کی حیثیت سے رہ چکے ہیں انہوں نے یہ خط نیوز کرانیکل میں جو انگلستان کا ایک مشہور اخبار ہے شائع کرایا تھا۔

اس خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس میں ہرگز لوگوں کی حکومت نہیں بلکہ لوگوں کے عقائد اور جذبات کو نہایت شدت سے دبایا جاتا ہے مخالفت کرنے والوں کو جیل میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔ ریڈیو اور پریس مکمل طور پر حکومت کے قبضہ میں ہے۔ اور ان کے ذریعہ حکومت کی پالیسی کا ہی پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں ریڈیو پر حکومت کا قبضہ ہے۔ اور اخبارات پر بھی کسی حد تک پابندیاں عائد ہیں۔ اس بات کے خلاف ہمیشہ ہی ہندوستان کے قوم پرست لیڈر اور اخبارات صدائے احتجاج بلند کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ احتجاج بالکل جائز ہے۔ کیونکہ آزاد ریڈیو اور آزاد پریس آزادی کی پہلی شرائط میں سے ہے۔ عوام پریس اور ریڈیو سے حد درجہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی قسم کے بھی خیالات و عقائد کو پھیلانے کے لئے پریس کی ضرورت نہایت سختی سے محسوس کی جاتی ہے۔ کوئی سیاسی پارٹی اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور مذہبی جماعتوں کا تو دارومدار ہی اشاعت کتب و لٹریچر اور اخبارات پر ہے۔ کیونکہ سیاسی پارٹیاں تو غیر مناسب و ناجائز ذرائع استعمال کرنے سے بھی نہیں جھجکتیں مگر مذہبی جماعت کا قیام تو صرف پرامن طریقہ پر لوگوں کو ترغیب و تحریص دے کر اپنے خیالات کو منوانا ہوتا ہے اور اگر انہیں اس ذریعہ سے بھی محروم کر دیا جائے تو نہایت ہی نا انصافی ہے۔ ریڈیو اور پریس پر حکومت کا قبضہ کسی ملک کے لوگوں کی آزادی خیال کے لئے بھی نہایت ہی مہلک ہے۔ اگر اس ملک کے بہترین دماغ رکھنے والے لوگوں کی رائے کو اخبارات کے ذریعہ پھیلانے کی اجازت ہی نہ ہو۔ اور ایک ہی چیز کی دن رات اشاعت کی جائے تو ظاہر ہے۔ کہ کسی نظام کی خوبیاں یا نقائص کا علم نہیں ہو سکتا۔ اور آہستہ آہستہ دماغ کوئی نئی چیز سوچنے کے قابل ہی نہیں رہتے۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ کمیونسٹ سب سے زیادہ آزادی آزادی پکارتے ہیں۔ مگر ان کے اپنے نظام میں ہم دیکھتے ہیں کہ "فکر محبوس خیالات پر زنجیریں ہیں۔" یہ آزادی نہیں بلکہ انتہا درجہ کی غلامی ہے۔

پھر یہ دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ روس میں مکمل مساوات ہے۔ مگر اس خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بھی ایک دھوکا اور سراب ہے۔ روس میں شاعروں اور رقاصاؤں کی بڑی بڑی آمدنیاں ہیں۔ امید ہے کہ مساوات کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا لوگوں کی آنکھیں اس کے مطالعہ سے کھل جائیں گی۔

خط کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"روس میں لوگ سکھائے اور چلائے جاتے وہ خود اپنے حاکم نہیں۔ روس میں اکثریت ہے اور تمام طاقت ان چند چیدہ چیدہ کمیونسٹوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو سٹالن کے گرد جمع ہیں۔ پارٹی کے لیڈر ہر قسم کے معاملات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اور لوگوں کا کام صرف ان احکام کو بجا لانا ہے۔ اس کے خلاف کوئی آواز بلند کرے تو اس کو جیل میں بند کر دیا جاتا ہے۔

سوویٹ پارلیمنٹ جمہوریت کے پردہ میں بالکل اسی طرح کام کرتی ہے۔ جس طرح جرمن ریشتاغ۔ میں سپریم سوویٹ کے اجلاس میں خود موجود تھا۔ سرکاری تحریکیں سرکاری نمائندے پیش کرتے ہیں۔ پھر تالیاں پٹوائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد اراکین تحریک کے حق میں ووٹ دے دیتے ہیں۔

ریڈیو اور پریس حکومت کے قبضہ میں ہے اور روس کے لوگ تمام آزاد ذرائع معلومات سے محروم ہیں۔ لوگوں کی آزاد خیالی کے امکانات بچپن سے ہی ریڈیو اور پریس کے ذریعہ ختم کر دیئے جاتے ہیں۔ ان حالات میں جمہوریت ناممکن ہے۔

روس میں حکومت کے خلاف سیاسی مخالفت کے عدم وجود کے لئے یہ بات کافی نہیں کہ وہاں کوئی محارب مفاد نہیں روس کے ایک چوکیدار کی آمدنی فقط روح و جسم کے تعلق کو قائم رکھنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ مگر اس کے برعکس روسی وزراء۔ جرنیلوں شاعروں اور رقاصاؤں کی آمدنی بہت زیادہ ہے۔ انہیں اچھے کھانے۔ شراب۔ سمور۔ ہیرے۔ جواہرات خانگی ملازم۔ موٹر کاریں اور دیہاتی بنگلے میسر ہیں کیا کوئی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ کہ ان دونوں طبقوں میں کوئی امتیاز نہیں۔ اگر وہاں کوئی مخالفت نہیں تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اگر کوئی اپنی بے اطمینانی کا اظہار واضح طور پر کرے تو اس کو جیل میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔

یہ بھی غلط ہے۔ کہ روس میں اقتصادی جمہوریت ہے۔ جن حدود میں روسی عوام مشقت کرتے ہیں۔ اس کی تعیین کمیونسٹ پارٹی کا شعبہ معاملہ بندی کرتا ہے۔ مزدوروں کو صرف اس قدر اقتصادی آزادی حاصل ہے۔ کہ وہ ان سکیموں کے راستے میں روک بننے والوں پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ روس میں مزدوروں کو ہڑتال کرنے کا حق حاصل نہیں۔ اور اگر وہ اپنے پارٹی کے پروگرام سے باہر کسی قسم کی بہتری کے لئے آواز اٹھاتے ہیں تو جلد ہی مختلف مصیبتوں کا نشانہ بن کر اس کا مزہ چکھ لیتے ہیں۔"

یہ وہ حالات ہیں جن پر روس اور کمیونزم کو فخر ہے۔

خاکسار ناصر مختار سیال ایم۔ ایس۔ سی سٹوڈنٹ علیگڑھ

دائمی ثواب حاصل کرنیکا ذریعہ

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والا وہ طبقہ جو "اپنے دلوں میں نور ایمان رکھتا ہے۔ جو اپنے قلوب میں اخلاص اور محبت کی آگ رکھتا ہے۔ جس کا ایمان صرف زبانوں پر نہیں۔ بلکہ اس کے قلوب ایمان کی روشنی سے منور ہیں۔ وہ اس بوجھ کو بھی اٹھائیگا۔ (ترجمۃ القرآن کی قربانی سے مراد ہے) اور آنیوالے بوجھ کو بھی اٹھانے کے لئے پوری ہمت کے ساتھ تیار ہوگا۔ (تحریک جدید کے دفتر اول کے گیارہویں سال اور دفتر دوم کے سال اول مراد ہے) جب اس کے سامنے اس قربانی کو پیش کیا جائیگا۔ تو وہ انتہائی جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیتے ہوئے خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جائیگا۔ اور اپنے نفس کے لئے دائمی ثواب حاصل کریگا"

ترجمۃ القرآن اور گیارہویں سال یا دفتر دوم کے سال اول میں حصہ لینے والوں کی آسانی اور سہولت کیلئے بطور یاددہانی ان کے وعدے اور وصولی کا حساب نہ صرف افراد کو ہی براہ راست ارسال کیا جا چکا ہے۔ بلکہ جماعتوں کے سیکرٹریوں کو بھی بھیجا گیا ہے۔ تا سیکرٹری صاحبان بھی پوری توجہ سے کام کریں۔ ترجمۃ القرآن کے وعدے جنکے سو فیصدی ابھی نہیں ہوئے۔ ان کی وصول کر کے ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء سے پہلے داخل کریں اور جنکے گیارہویں سال کے یا دفتر دوم کے سال اول کے وعدے قابل ادا ہیں۔ ان کی توجہ بھی مبذول ... سے پہلے داخل کریں۔ (دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

... تو وہ ترجمہ اعجازی کے ذریعہ قرآن مجید کا کوئی مقام منتخب کر کے مقابلہ پر آنے کا اعلان کرتے۔ مگر وہ اس طریق پر آتے نظر نہیں آتے۔ غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ از کوئٹہ

126

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ذمہ واری

ہندوستان کی جماعتیں خصوصاً توجہ کریں

اللہ تعالیٰ کے کتنے بڑے فضل اور احسان کے وارث وہ احباب ہوئے۔ جو امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آئے۔ اور ایک نظام کی سلک میں پروئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا درجہ حاصل کرنے کا ایک موقعہ عطا فرمایا۔ اپنے فرستادہ کے ذریعے ان سے وعدے کئے۔ ایسے وعدے جو ہزاروں اپنے وقت پر پورے ہوئے۔ ہزاروں پورے ہو رہے ہیں۔ اور ہزاروں نے اپنے وقت پر پورا ہونا ہے۔ مسیح محمدیؐ کی بعثت کا اصل مقصد اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔ اسلام کی پاکیزہ تعلیم ہاں وہ مقدس تعلیم جس نے عرب کے وحشیوں کو اس قابل بنا دیا۔ کہ دنیا کے استاد بن سکیں۔ جس نے جاہلوں کو دنیا کے حاکموں کا حاکم بنایا۔ وہ جو دن رات شراب پیتے۔ جوا کھیلتے۔ زناکاری کرتے۔ عیش و طرب میں مبتلا رہتے۔ معمولی سی بات پر تلوار نکال کر خون کی ندیاں بہا دینے کے لئے تیار ہو جاتے۔ وہ اس پاک تعلیم کے زیر اثر ہو کر دنیا کے بہترین مدبر۔ سیاستدان اور عالم ثابت ہوئے۔ آج دنیا کا بڑے سے بڑا مدبر پکار اٹھتا ہے۔ کہ جس قسم کے دماغ ان لوگوں نے پائے۔ اور اسلامی تعلیم نے جن کند دماغوں کو صیقل کیا۔ وہ دماغ آج دنیا میں بہت کم ہیں۔ دنیا کے مبصر ان کے کلمات پر فخر کرتے ہیں۔ ان کے فیصلہ جات پر حیرانگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ہاں اسلام کی اسی مقدس تعلیم نے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نورانی صحبت نے ایسے انسان پیدا کئے۔ مسلمانوں نے آج اس تعلیم کو چھوڑ دیا۔ راندۂ درگاہ جہاں پناہ ہو گئے۔ اپنی مفلوک الحالی اور بے کسی کے ساتھ ساتھ باوجود مسلمانی ترک کرنے کے لیکن بوجہ مسلمان کہلانے کے اس نورانی اور تقویٰ سے پر تعلیم کو بھی بدنام کیا۔ خدا تعالیٰ کا رحم جوش میں آیا۔ یا اس کا غضب بھڑکا۔ اس نے دنیا میں ایک نذیر بھیجا۔ تا وہ دنیا کو بتائے کہ وہ خدا اب بھی زندہ خدا ہے۔ اس کی تعلیم ابھی زندہ ہے۔ اور وہ پہلے کی طرح دنیا کو بنا سکتی ہے۔ کہ میرے کاربند ایک نظام میں منسلک ہونے والے پھر دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ دنیا کے استاد بن سکتے ہیں۔ دنیا کے بہترین مبصر۔ مدبر۔ سیاستدان اور حاکم بن سکتے ہیں۔

اس نذیر نے آ کر کہا۔ کہ اے مادی لوگو! ادھر آؤ تا میں تم کو اس نور سے منور کروں۔ جو خدا کی طرف سے آیا ہے۔ وہ خدا کا فرستادہ نشان دے گیا۔ کہ اگر یہ پورے ہوتے گئے۔ تو میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور میرے پیرو خدا کے انعامات کے وارث ورنہ اس کے برعکس۔ ہم نے دیکھا کہ ہزاروں اس کے بتائے ہوئے نشانات اور اس کے جانشین کے بتائے ہوئے نشانات پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور ایک دن آئے گا جب دنیا میں صرف اور صرف احمدیت کا پرچم لہرائے گا۔ اور مخالف احمدیت صرف ذلیل طبقہ رہ جائے گا۔ یہ خدا کا دیا ہوا نشان ہے۔ اور احمدیہ جماعت کے لئے بشارت۔ یہ خدا کے منہ کی بات ہے۔ جس طرح پہلے بغیر انسانی کوششوں کے اسکی باتیں پوری ہوئی ہیں۔ یہ بھی ہو گی۔ ہاں اس کے راستہ میں کوشش کرنے والے جو دراصل انگلی لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے والے ہوں گے۔ اپنا نام کر جائیں گے۔ دنیا ان پر صلوٰۃ درود بھیجے گی۔ کہ ان لوگوں نے مجاہدے کر کے تکالیف اٹھا کر۔ قربانیاں کر کے دین اسلام کی پاکیزہ تعلیم ان تک اور ان کی نسلوں تک پہنچائی۔

پس مبارک ہیں وہ جو آج اپنے اوقات میں سے کچھ وقت نکال کر دین کے لئے صرف کرتے اور تبلیغ حق کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ جو چند لاکھ ہے۔ اس نے دنیا کے کروڑوں پیاسوں کی طرف اس پانی کو پہنچانا ہے۔ یہ خدا کا کام ہے۔ وہ خود کرے گا۔ لیکن یاد رہے۔ اگر آپ نے اس ذمہ واری کو ادا نہ کیا۔ تو سب سے بڑھ کر ظالم ٹھیرائے جاؤ گے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک انعام آپ پر کرنا چاہتا تھا۔ لیکن آپ نے اسے قبول نہ کیا۔

پس ہر احمدی بیدار ہو جائے۔ اور ہر احمدی تہیہ کرے۔ کہ وہ نہیں چین لے گا۔ جب تک دنیا میں مسیح محمدی کا لایا ہوا پیغام نہ پہنچا دے۔ نہ صرف پہنچائے۔ بلکہ دنیا کو مجبور کرے۔ کہ وہ اس پر غور کر کے اس پر کاربند ہو۔ اور ایک ہاتھ پر جمع ہو جائے۔ جب تک ہر احمدی روزانہ تبلیغ کے اہم فرض کو ادا نہیں کرتا وہ اپنی احمدی ہونے کی ذمہ واری کو نہیں سمجھتا۔

انسان چند روزہ دنیا کے لئے کیا کچھ کر گزرتا ہے۔ کیا آپ نے اپنی آئندہ زندگی کا کچھ توشہ تیار کیا ہے۔ آج سب سے بڑا جہاد تبلیغ ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے پڑوسیوں۔ محلہ داروں اور گاؤں والوں کو بار بار تبلیغ حق کرے۔ پتھر پہ پانی کا ایک قطرہ بار بار گر کر گڑھا بنا دیتا ہے۔ آپ کیوں انسانی دلوں کو سچائی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کر سکتے۔ یہ صحیح نہیں۔ کہ آپ کے پاس علم کم ہے۔ اور مخالف کی دلیل کا جواب دے کر اسے خاموش نہیں کر سکتے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ آخر کونسی دلیل ہے۔ جس سے آپ لوگ احمدی ہیں۔ پس اسی کو ان کے سامنے پیش کریں۔ اگر وہ ضد کرتے ہیں۔ تو کیا آپ کو ضد کرنا نہیں آتی۔ مومن تو زیادہ مستقل مزاج ہوتا ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

"تعلیم القرآن" کلاس کے نمائندگان فوری طور پر اطلاع دیں کہ انہوں نے اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم پڑھانا اور سکھانا شروع کر دیا ہے؟

نمائندگان "تعلیم القرآن کلاس" کو متعدد بار یہاں بتایا گیا تھا۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں پہنچتے ہی جو کچھ اور جتنا کچھ انہوں نے یہاں پڑھا ہے۔ اس کو اپنے احباب جماعت میں پڑھائیں۔ اور سکھلائیں۔ اور پھر مرکز میں رپورٹ دیں۔ کہ انہوں نے درس القرآن کو شروع کر دیا ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی ۱۱ ستمبر کی معرکۃ الآراء تقریر میں جو یقیناً تعلیم القرآن کلاس کی تاریخ میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ نہایت وضاحت سے فرمایا:۔

"جب تک سو فی صدی آدمی قرآن شریف نہ پڑھ لیں۔ اسے سمجھ نہ لیں۔ اسے اچھی طرح جان نہ لیں۔ ہم محفوظ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ (وہ چھ فی صدی لوگ جو پڑھے ہوئے ہیں) باقی ۹۴ فی صدی کو بھی پڑھائیں۔ ان کی سستیوں کو دور کریں۔ اور بار بار کہہ کر ان کو مجبور کریں۔ کہ وہ قرآن شریف کو سنیں۔ اور یاد کریں۔ اور ان کی توجہ کو اس طرف پھیر دیں۔ کہ ان کے لئے قرآن شریف کو سننا اور یاد کرنا ضروری ہے۔ اس کام کو پورا کرنے کے لئے میں نے اس تحریک کو شروع کیا ہے۔ اور اس دفعہ ۷۰۔۸۰ آدمی آئے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ ۷۰۔۸۰ آدمی کافی ہیں۔ ہاں ۷۰۔۸۰ آدمی بنیاد کا کام تو دے سکتے ہیں مگر ہمارے لئے مکمل عمارت کا کام نہیں دے سکتے۔ ...... یہ تو اسی وقت ہمارے کام آ سکتے ہیں۔ جب یہ اپنی جماعتوں میں جا کر جو کچھ انہوں نے پڑھا ہے اسے ان لوگوں کو پڑھائیں۔ جو پڑھ سکتے ہیں۔ اور باقیوں کو سننے اور یاد کرنے پر مجبور کریں۔ اور اتنا سنائیں کہ ان کو یاد ہو جائے۔ اور اس طرح ان کو یاد کرائیں۔ کہ ہماری جماعت کے تمام افراد کو قرآن شریف کا علم حاصل ہو جائے۔"

یہ ہے ہمارے امام کا ارشاد پس آپ فوری طور پر اپنی جماعت میں جہاں کہیں بھی آپ ہوں۔ اپنے احباب جماعت میں قرآن کریم کا درس شروع کر دیں۔ نماز کے بعد کوئی وقت مقرر کر لیں۔ یا جس وقت جماعت کے احباب جمع ہو سکتے ہوں۔ اس وقت قرآن کریم کو سبقاً سبقاً پڑھیں۔ اس کے ترجمہ کے ساتھ اس کے مطالب کو اخذ کرنے کی کوشش کریں۔ اور پھر ان مطالب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ سے وسیع کرنے کی کوشش کریں۔ کاش آپ ایسا پروگرام جلدی سے بنا لیں۔ اور پھر جتنا کچھ آپ نے یہاں پڑھا ہے اسکو دہرائیں بار بار دہرائیں۔ اور جب ختم ہو جائے۔ تو پھر دہرائیں۔ حتیٰ کہ آیات الٰہی کا مفہوم آپ کے منہ سے بولنے لگے۔ دوسری جماعت کے طلباء نے یہاں ۵ سپارے کے قریب قرآن کریم پڑھا ہے۔ اور پہلی جماعت والوں نے تین سپاروں کے قریب۔ بھلا بتائیے کہ اگر آپ روزانہ صرف دس آیتیں ہی پڑھنا اور پڑھانا شروع کر دیں۔ تو کیا آپ نہایت آسانی کے ساتھ ان پانچ سپاروں کو سال میں کئی بار نہیں ختم کر سکتے؟ یقیناً آپ کر سکتے ہیں۔ مگر دیانتداری کے ساتھ اور استقلال کے ساتھ آپ نے اس پیغام کو پہنچانا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ امام نے آپ کو تفویض کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو استقلال کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے۔ اور اپنے دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے خود آپ کے دلوں کے اندر جوش اور عزم پیدا کر دے۔ آمین۔ والسلام۔

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے دفتر تعلیم و تربیت قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدام الاحمدیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اخاء ۱۳۲۴ھ ش اور ہمارے انتظامات

ہمارا ابھی ساتواں سالانہ اجتماع ہی ہے۔ ابتدائی چند اجتماعوں کا پروگرام صرف چند گھنٹوں کے لئے ہوتا تھا۔ محض جلسہ کی شکل میں۔ لیکن اس کے برخلاف ہمارا اجتماع اب تین دنوں کے لئے ہوتا ہے کھلے میدان میں۔ خود ساختہ خیموں میں ہم یہ دن گزارتے ہیں۔ کھانے وغیرہ کا انتظام وہیں ہوتا ہے۔ اس قدر تھوڑے سے وقت میں اجتماع کی ابتدائی شکل کا موجودہ شکل میں ترقی کرنا مجلس ہذا کی جلد جلد ترقی کا ثبوت ہے۔ اور آئندہ عظیم الشان ترقیات کا پیش خیمہ اور نیک شگون ہے بفضل اللہ تعالےٰ

خدام کی دلچسپی اور معلومات کے لئے سالانہ اجتماع کے انتظامات کے بعض ضروری کوائف عرض ہیں منتظمین سے تعارف کے لئے ہر انتظامات کے ساتھ منتظم کا نام بھی درج کر دیا جاتا ہے۔

انتظام سپلائی — چوہدری ظہور احمد صاحب مہتمم تجنید

ابتداء ہر انتظام کے لئے ضروری ہوتا تھا کہ اپنی ضروریات خود مہیا کرے۔ لیکن اب تمام انتظامات کی سپلائی کا کام اس انتظام کے سپرد ہوتا ہے۔ جملہ ضروریات اجتماع یہ شعبہ مہیا کرتا ہے۔

انتظام روشنی و لاؤڈ سپیکر — مرزا منور احمد صاحب مہتمم مال

اجتماع کے موقعہ پر بجلی اور گیس کی روشنی کا انتظام ہوتا ہے لاؤڈ سپیکر سوائے سونے کے اوقات کے باقی سارا وقت کام کرتا ہے۔

انتظام صفائی و سپلائی آب رسانی — چوہدری ظہور احمد صاحب حبیب قائم مقام مہتمم دستار و غسل۔

دو مختلف جگہوں پر خدام اور اطفال کے لئے ٹٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ پانی کے لئے تین مختلف مقامات پر نلکے ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ تالابوں میں بھی پانی کے مٹکوں کا انتظام کیا جائے گا۔

انتظام خوراک — مرزا بشیر احمد بیگ صاحب قائم مقام مہتمم تعلیم

انتظام ہذا کی طرف سے مقامی خدام کے لئے چار وقت اور بیرونی خدام کے لئے پانچ وقت مہیا کیا جائے گا۔ ہر دن صبح کے وقت چائے بھی ملے گی۔ منتظم صاحب طبی امداد کی سفارش پر بیماروں کے لئے پرہیزی کھانا بھی رکھے گا۔

انتظام طبی امداد — صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مہتمم خدمت خلق

اس انتظام کے ماتحت ایک علیحدہ خیمہ میں مختصر مگر ضروری ہسپتال ہوتا ہے۔ مریضوں کے لئے فوری اور ہنگامی طبی امداد مہیا کی جاتی ہے۔ مختلف خدام ڈاکٹر ڈیوٹی بجا رہی ڈیوٹی پر رہتے ہیں۔

انتظام پہرہ — خان عبدالمجید خان صاحب نائب صدر و مہتمم تبلیغ

مقام اجتماع کے گرد تمام خدام باری باری گرد ہوا میں پہرہ دیتے ہیں۔ پہرہ دار اس امر کی نگرانی کرتے ہیں کہ کوئی خادم بلا غرض خادم زائر یا کوئی منتظم بجائے دروازہ کے مقام اجتماع میں داخل نہ ہو۔ یا باہر نہ جائے۔

انتظام اخلاقی مقابلے — چوہدری غلام یٰسین صاحب مہتمم تربیت و اصلاح

دو قسم کے مختلف مقابلے کرائے جاتے ہیں جن میں اسلامی اخلاق کے متعلق سوالات اور ان کے اخلاق کے موقعہ اور محل کے مطابق استعمال کے متعلق سوالات پوچھے جاتے ہیں۔

انتظام علمی مقابلے — مرزا بشیر احمد بیگ صاحب

امسال نو مختلف مقابلے اس انتظام کے ماتحت ہوں گے ترجمہ قرآن۔ حفظ قرآن۔ مطالعہ حدیث مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ عام دینی معلومات۔ مطالعہ کتب امتحان شعبہ تعلیم ترجمہ نماز۔ تعلیم نا خواندگان۔ انصار سلطان القلم کے ماتحت مقابلہ مضمون نویسی۔

انتظام ورزشی مقابلے — سید فضل احمد صاحب مہتمم ذہانت و صحت جسمانی

کلائی پکڑنا۔ رسہ کشی۔ کبڈی۔ تین ٹانگ دوڑ۔ لوکی آواز ۱۰۰ گز دوڑ۔ ۸۸۰ گز۔ والی بال۔ مشاہدہ معائنہ۔ لمبی چھلانگ روک دوڑ۔ حفظ صحت۔ پیغام رسانی۔ بیک وقت ایک سے زیادہ مقابلے بھی ہوں گے۔

نگرانی کیمپ — چوہدری غلام یٰسین صاحب

یہ نگرانی اس سال سے شروع کی جا رہی ہے۔ جس اعلیٰ اخلاق کی خدام کو تلقین کی جاتی ہے۔ خدام کی نگرانی کی جائیگی کہ وہ ان اعلیٰ اخلاق کا عملی نمونہ پیش کریں۔

ناظم اوقات — بشارت الرحمٰن صاحب مہتمم ایثار و استقلال

یہ انتظام بھی امسال شروع کیا جا رہا ہے۔ انتظام ہذا اس امر کی نگرانی کریگا کہ پروگرام مقررہ اوقات کے مطابق چلتا رہے۔ پروگرام کے مطابق اوقات کی اطلاع انتظام ہذا کی لاؤڈ سپیکر پر وقتاً فوقتاً ہوتی رہیگی۔

انتظام اجتماع — خاکسار ملک عطاء الرحمٰن معتمد

مقام اجتماع کی تیاری اسی انتظام کے سپرد ہوتی ہے مقام اجتماع کا ایک نقشہ تیار کیا جاتا ہے جس میں خدام و اطفال کے رہائشی خیموں سائقات کے علاوہ کھیلوں کے میدان۔ جلسہ گاہ۔ لنگر خانہ۔ ٹٹیوں وغیرہ کے لئے جگہوں کی تقسیم دکھائی جاتی ہے۔ اجتماع سے سات روز قبل اجتماع کی تعمیر شروع ہو جائیگی۔ انتظام ہذا کے دو دفاتر ہوں گے دفتر اندرون خدام کی رخصت کے ٹکٹ جاری کرے گا۔ رپورٹ تیار کریگا۔ مہمان خدام کے لئے رہائشی خیموں کا انتظام کرے گا۔ دفتر بیرون نمائندگان بیرونی خدام اور زائرین کے ٹکٹ جاری کرے گا۔ منتظم ان تمام امور کی نگرانی کرے گا۔ علاوہ ازیں صبح صدر محترم سے خیموں کی صفائی وغیرہ کا معائنہ کرائے گا۔

انتظام اشاعت — معتمد

سالانہ اجتماع کے لئے پراپیگنڈا کا سارا کام اس انتظام کے سپرد ہوتا ہے۔ الفضل میں اعلانات۔ مضامین۔ پوسٹر شائع کرانا۔ پروگرام وغیرہ شائع کرایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خطوط اور سرکلرز کے ذریعہ بھی پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔

نامہ نگار — معتمد

اجتماع سے قبل اجتماع کے انتظامات کی رپورٹیں خبروں کے طریق پر شائع کی جاتی ہیں۔ امسال اجتماع کے دوران میں خدام کی دلچسپی کے لئے خبروں کے طور پر بعض اعلانات لاؤڈ سپیکر پر نشر کئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ

تلقین عمل — معتمد

ایک اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔ سابقین زعماء خدام بھی بعض مقررین تقاریر کرتے ہیں۔ ان تقاریر میں جو امور بیان کئے جاتے ہیں۔ متعلق شعبہ جات ان امور کے بارہ میں ضروری باتیں بیان کرتے ہیں۔ آخر میں صدر محترم خدام سے خطاب فرماتے ہیں۔

شوریٰ — معتمد

قواعد کے مطابق مجالس ماتحت سے تجاویز حاصل کی جاتی ہیں۔ دستور جن تجاویز کے پیش کرنے میں روک نہ ہو۔ ان تجاویز پر مشتمل ایک ایجنڈا مرتب کیا جاتا ہے۔ مہتممین متعلقہ اپنی اپنی تجاویز اجلاس میں بغرض مشورہ پیش کرتے ہیں۔ امسال ایجنڈا مرتب ہونے کے بعد طبع کرا کر مجالس میں بھجوایا جا چکا ہے۔

انتخاب صدر — معتمد

انتظام ہذا قواعد و ضوابط کے مطابق ہر سال صدارت کا انتخاب کراتا ہے۔ انتخاب صدر کے موقعہ پر مجالس کے نمائندگان اپنی اپنی مجالس کی رائے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ انتخاب کی رپورٹ بغرض منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین — معتمد

حضور کی خدمت میں سالانہ اجتماع میں تشریف آوری کے لئے لکھا جاتا ہے۔ حضور ازراہ شفقت باوجود صحت و فراغت اپنے خدام میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اور اپنے قیمتی ارشادات سے مستفید فرماتے ہیں۔ معتمد کے ذمہ حضور کی تقریر کا ضبط کرانا اور شائع کرانا ہوتا ہے۔

دفتر مرکزیہ — معتمد

امسال اجتماع سے سات روز قبل۔ اور چار روز بعد کے معمول کے کاروبار بند کر دیئے جائیں گے۔ ان ایام میں صرف سالانہ اجتماع کا کام ہوگا۔ مقام اجتماع پر دفتر مرکزیہ سوائے سونے کے اوقات کے ہر وقت کھلا رہے گا۔ بیرونی خدام اور نمائندگان۔ ضروری اطلاعات دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ لٹریچر اور رپورٹ خدام اور نشان رکنیت دفتر سے مل سکیں گے۔

خاکسار: ملک عطاء الرحمٰن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر اطلاع کردے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۹۰۸ منکہ غلام نبی ولد میاں محمد بخش صاحب قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن داؤدھر ڈاکخانہ فاضلکا ضلع فیروزپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت محلہ دارالاحسان قادیان میں ایک کنال زمین ہے۔ قیمتی ۵۰۰/- روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس جائیداد کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری تنخواہ ۳۲/۴ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ بہشتی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ غلام نبی احمدی صوبیدار میجر کیمپ (S.E.A.C) H.Q. South Burma District. گواہ شد P.E. Venasu Ibrahim Daihn Dist: گواہ شد Pegod. M.A. Abdul Qadir

نمبر ۸۷۵۷ منکہ مسلم میاں ولد نمبرالدین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن احمدی پاڑہ ڈاکخانہ برہمن بڑیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد قریباً ۷۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ مسلم میاں موصی بحروف بنگلہ گواہ شد:۔ عبدالمالک سکرٹری مال برہمن بڑیہ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۷۵۵ منکہ قاضی محرم علی ولد عبد علی صاحب مرحوم پیشہ نیز عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ناٹی ڈاکخانہ برہمن بڑیہ ضلع ٹپرہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۵ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ساڑھے پانچ کانی زمین زرعی جس میں ۴ ۱/۲ کانی موضع بہاگیر ضلع ٹپرہ میں ہے اور تقریباً سوا کانی ضیر لادیل میں ہے۔ ساری کی قیمت ۱۰۰۰/- ہوگی۔ ایک رہائشی مکان موضع ناٹی میں ہے۔ قیمتی ۲۰۰/- میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز پنشن دس روپے نو آنہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری جائیداد بوقت وفات جو ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ قاضی محرم علی موصی۔ گواہ شد۔ محمد عبدالکبیر ناٹی۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۴۲۸ منکہ محمد شفیع پانڈہ ولد میاں احمدین صاحب قوم جٹ رندھاوا پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن کپ کلاں ڈاکخانہ کنگن وال ریاست مالیر کوٹلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷ ۱۳۲۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری غیر منقولہ جائیداد ایک مکان واقع کپ کلاں جس میں میرا نصف حصہ ہے۔ قیمتی ۴۰۰/- روپے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آمدنی ماہوار ۱۲۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد شفیع پانڈہ ہجویری محلہ چینیاں سٹریٹ مکان ۱۲ بھاٹی گیٹ لاہور۔ گواہ شد:۔ مرزا محمد اسمٰعیل صدر جماعت احمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور گواہ شد عبدالرشید قریشی محلہ جوگیاں لاہور۔

نمبر ۸۸۹۹ منکہ شیخ محمد نذیر فاروقی ولد شیخ نیاز علی صاحب مرحوم قوم قریشی فاروقی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھڈیال ڈاکخانہ صدر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۴ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کچھ اراضی زرعی مکانات یکجائی ہے جو مشترکہ ہے۔ اور میری تنخواہ ۹۲/- روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ آئندہ کے بعد جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کاہلی اور بعض اوقات بکھیڑیا کمزوری دیتے ہوئے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ چھ ماشہ ۱۲ تین ماشہ ۱۲

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اپنی ملکی صنعتوں کو فروغ دیجئے
اور اپنی زندگی کے معیار کو بلند کیجئے

آپ کے کارخانہ میں اصلی نٹ سے ہر رنگ اور ہر ڈیزائن کے نہایت عمدہ اور پائیدار تیار ہوتے ہیں۔ کھلیار سٹر صاحبان براہ راست ہم سے مال منگوا کر اپنا روپیہ بچائیں موسم شروع ہے۔ مال کی زیادتی کے پیش نظر اپنا آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔

سردار عطاء اللہ خان بی اے سول پروپرائٹر

دی ایگل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

ایک عظیم الشّان صداقت

دنیا میں ایسا کوئی ملک نہیں جس کا کوئی حاکم نہ ہو۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ مختلف خیالات کی رعایا بغیر کسی رہنما کے ریاست کا کام کامیابی سے چلا سکے۔ اسی طرح دنیا میں کوئی لشکر ایسا نہیں جس کا کوئی کمانڈر نہ ہو کیونکہ یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی فوج بغیر کسی فوجی افسر کے میدان جنگ میں کامیاب ہو سکے۔ اسی طرح دنیا میں کوئی ایسا مدرسہ نہیں جس کا کوئی مدرس نہ ہو۔ کیونکہ یہ بھی ممکن نہیں کہ طلباء اپنے پاس تعلیمی کتب رکھتے ہوئے بغیر کسی مدرس کے صحیح تعلیم حاصل کر سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ کروڑ ہا مسلمان گو وہ اپنے پاس دینی کتب رکھتے ہوئے پھر بھی مختلف بدعتی فرقوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ وہ بغیر کسی ربانی مصلح کی صحیح رہنمائی کے ما انا علیہ واصحابی کی جنتی جماعت میں شامل ہو سکے۔ اس لئے اس عالم الغیب ہستی نے تیرہ سو سال پیشتر اپنے عظیم الشان رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ یہ اعلان فرما دیا کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقیناً اللہ تعالےٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مبعوث فرمائے گا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔ اس کے مطابق ہر صدی کے ابتدا میں ایسے ربانی مصلح کا ظہور ہوتا رہا جن کے ذریعہ ما انا علیہ واصحابی کی جنتی جماعت قائم ہوتی رہی۔

یہ ایک ایسی عظیم الشان صداقت ہے کہ اس کا ماننا خدا تعالیٰ نے ہر مومن مرد و عورت پر فرض کر دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ وکونوا مع الصادقین ۔ یعنی اے مومنو! خدا کا خوف کرو۔ اور صداقت کے منظہر والی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ امر الٰہی قرآن کی تعمیل پر جن کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہے وہ یہ عظیم الشان صداقت بسر و چشم قبول کرتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر جن کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف نہیں وہ نہ صرف نہیں مانتے بلکہ وہ اس کی سخت مخالفت اور تکذیب کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ وہ قبر میں دفن ہوتے ہی دیکھیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ماسکو ۸ راکتوبر۔ روسی اخبار پراودا نے یہ استفسار کیا ہے۔ کہ اگر فرانس اور چین کو یورپی معاہدات کی ترتیب میں شامل کیا جانا ضروری ہے۔ تو سلواکیہ۔ یوگوسلاویہ اور پولینڈ کو اس ضمن میں نمائندگی سے کیوں محروم کیا جائے۔

نئی دہلی ۸ راکتوبر۔ جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ اعلان کرتے ہیں۔ کہ ۱۴ راکتوبر کو کراچی میں آل انڈیا مسلم لیگ کا جو اجلاس منعقد ہونے والا تھا۔ اسے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۸ راکتوبر۔ پارلیمنٹ کے اجلاس میں جو آئندہ ہفتے میں منعقد ہونے والا ہے۔ سب سے پہلے فلسطین کے متعلق بحث ہوگی۔

پیرس ۸ راکتوبر۔ حکومت فرانس نے اتحادیوں کی درخواست پر اپنے بیڑے کو ہندچینی روانہ ہونے کا حکم دیا ہے۔

لنڈن ۸ راکتوبر۔ رائل ایرفورس کی طاقت زمانہ جنگ سے چھ گنا زیادہ کی جارہی ہے۔ زمانہ جنگ میں رائل ایرفورس میں ایک لاکھ افسر تھے۔ اور اب زمانہ امن میں ۵ لاکھ چوراسی ہزار افسر ہونگے پچاس ہزار مرد اور عورتیں جرمنی میں بطور برطانوی ایرفورس متعین کی جائینگی۔ بمبار طیاروں کا برطانوی بیڑا جرمنی میں ہمیشہ تیار رہے گا۔ تاکہ ضرورت کے وقت فوراً کام کرے۔ رائل ایرفورس کی سپاہ۔ جنوبی بحیرہ روم۔ مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیا اور برما میں رکھی جائیگی۔

کراچی ۸ راکتوبر۔ چند انگریز فوجیوں نے ایک انگریزی روزنامہ کے دفتر میں آکر ہلڑ مچا دیا۔ اس اشتعال کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ اس اخبار نے پنڈت جواہر لعل نہرو کی ایک تقریر کے اس حصہ کو جلی عنوانات سے شائع کیا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ برطانیہ اب دوسرے درجہ کی طاقت رہ گیا ہے۔ فوجیوں نے کہا۔ کہ ہندوستانی اخبارات برطانوی شجاعت اور مردانگی کی داد دینے کی بجائے اسے کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ملٹری پولیس معاملہ کی تفتیش کر رہی ہے۔

لنڈن ۸ راکتوبر۔ کچھ اور ہندوستانی فوجیں بٹاویہ (جاوا) پہنچ گئی ہیں۔ غالباً ایک دو دن تک مزید ہندوستانی فوجیں بھی پہنچ جائیں گی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ سورابایا اور اس کے اردگرد کے علاقے پر نیشنلسٹوں کا پوری طرح قبضہ ہو جائے گا۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۸ راکتوبر۔ آج گورنمنٹ آف انڈیا کے پلیننگ ممبر مسٹر آردشیر دلال نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ حکومت نے بے کاری پر قابو پانے کے لئے ایک سکیم تیار کر لی ہے۔

پیرس ۸ راکتوبر۔ وشی گورنمنٹ کے سابق وزیر اعظم موسیو لاوال اور سرکاری وکیل کے مابین کمرہ عدالت میں سخت الفاظ میں مبادلہ عمل میں آیا۔ سرکاری وکیل نے کہا۔ کہ موسیو لاوال غدار ہیں۔ انہوں نے فرانس کو جرمنوں کے ہاتھ بیچ دیا تھا۔ موسیو لاوال نے سخت الفاظ میں جواب دیا۔ اور کہا۔ تم میرے اقدام کی مذمت کر سکتے ہو۔ مگر میری توہین نہیں کر سکتے۔ عدالت نے کہا۔ کوئی وکیل موسیو لاوال کی صفائی پیش نہیں کرے گا۔ اس پر عدالت کے سارے وکیل جن کی تعداد ۱۵۰ تھی۔ بطور احتجاج کمرہ عدالت سے واک اوٹ کر گئے۔

پونا ۸ راکتوبر۔ مسٹر پی۔ سی جوشی جنرل سیکرٹری آل انڈیا کمیونسٹ پارٹی نے ایک بیان کے ذریعہ اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ کمیونسٹ پارٹی نے کانگرس سے علیحدہ ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لہذا تمام کمیونسٹوں کو کانگرس سے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔

لنڈن ۸ راکتوبر۔ جنرل فرانکو سپین کی سیاسیات سے رضاکارانہ طور پر علیحدہ ہونے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جنرل فرانکو سپریم کنٹرول کے عہدہ سے علیحدہ ہونے پر رضامند ہو گئے ہیں۔

ملبورن ۸ راکتوبر۔ وزیر اعظم آسٹریلیا نے نمائندہ ہاؤس میں اعلان کیا۔ کہ جنگ کے کلیتہً خاتمہ کی خوشی میں آسٹریلیا کے قیدیوں کو معافی دی جائے گی۔

واشنگٹن۔ صدر ٹرومین نے بحری محکمہ کو حکم جاری کیا ہے۔ کہ تیل تیار کرنے والے اور صاف کرنے والے جو کارخانے ہڑتال کے باعث بند ہو گئے ہیں۔ ان پر قبضہ کر لیا جائے تاکہ مسلح فوجوں کی ضروریات کے لئے تیل کا ذخیرہ محفوظ رہے۔

لاہور ۸ راکتوبر۔ حکومت پنجاب کے محکمہ سول سپلائیز نے ایک پریس نوٹ میں واضح کیا ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان میں کپڑے کا جو ذخیرہ موجود ہے۔ بحساب ۱۵ گز سالانہ ہر ایک آدمی کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

ٹوکیو ۸ راکتوبر۔ بیرن شیڈی ہارا وزیر اعظم جاپان نے اپنی کیبنٹ کے انتخاب کا کام مکمل کر لیا ہے۔ جس میں چار وزراء پہلی کیبنٹ سے بھی لئے گئے ہیں۔

سنگاپور ۸ راکتوبر۔ برطانوی سول اور ملٹری پولیس نے ان گوریلا لیڈروں کو پکڑنا شروع کر دیا ہے۔ جو ملک میں بدامنی کے مرتکب ہو رہے تھے۔ ایک سو اس وقت تک پکڑے جا چکے ہیں۔

نئی دہلی ۸ راکتوبر۔ مسلم لیگ کی پارلیمنٹری بورڈ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے متعلق بحث و تمحیص ہوئی۔ سنٹرل اسمبلی کے انتخابات کے متعلق بھی غور کیا گیا۔

لاہور ۸ راکتوبر۔ آج صدر کانگرس مولانا ابوالکلام آزاد نے سیاسی نظربندوں سے ملاقات کی۔ اور آپ نے یقین دلایا۔ کہ انہیں جلد آزاد کرانے کی ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔ مولانا آج شام کی گاڑی سے دہلی روانہ ہو گئے۔

چنگکنگ ۸ راکتوبر۔ چینی ہفتہ آزادی منا رہے ہیں۔ دسویں مہینے کی دس تاریخ کو وہ ہر سال خوشی کا مظاہرہ کیا کرتے تھے۔ امسال یہ ہفتہ دوہری خوشی کی یاد میں منایا جا رہا ہے۔

لنڈن ۸ راکتوبر۔ بلجیم میں شہنشاہ لیوپولڈ کے حمایتیوں اور مخالفوں کے درمیان تصادم ہو گیا۔

برلن ۸ راکتوبر۔ انگلستان کے وزیر تعلیم جو ایک خاتون ہیں۔ جرمنی کا دورہ کرنے کے بعد واپس جا رہی ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ملک میں بہت زیادہ مدرسے کھل رہے ہیں۔ اور ان سب کا طریق تعلیم ایسا ہوگا جس سے نازی تعلیم کا اثر بالکل زائل ہو جائے گا۔

لنڈن ۸ راکتوبر۔ آج ہوس آف کامنز کے اجلاس میں فلسطین کے متعلق غور کیا گیا۔ مسٹر امری سابق وزیر ہند نے تقریر میں کہا۔ کہ برطانیہ کی سب پارٹیاں یہ چاہتی ہیں۔ کہ جونہی ہندوستان میں آئینی سمجھوتہ ہو جائے۔ اسے فوراً آزادی دے دی جائے۔

کلکتہ ۸ راکتوبر۔ کل شام ۳۱۰ ہندوستانی سپاہی بنکاک سے یہاں پہنچے۔ جو جاپان کی قید سے آزاد کرائے گئے ہیں۔

THE TEACHINGS OF ISLAM.

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ پرمعارف مضمون جو جلسہ اعظم مذاہب لاہور (۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء) میں پڑھ کر سنایا گیا۔ اور جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبل از وقت بذریعہ اشتہار مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء اعلان فرمایا کہ۔

"مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے۔ کہ یہ وہ مضمون ہے۔ جو سب پر غالب آئیگا۔ اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اول سے آخر تک سنیں۔ شرمندہ ہو جائینگی۔ اور ہرگز قادر نہیں ہونگی۔ کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھا سکیں۔ خواہ وہ عیسائی ہوں۔ خواہ آریہ۔ خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اور ..... "

چنانچہ وحی الٰہی کے عین مطابق یہ مضمون تمام مذاہب کے مضمونوں پر غالب رہا اور سامعین و پریس نے متفقہ طور پر اس کا غالب ہونا تسلیم کیا۔ یہ صداقت احمدیت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو صداقت کو قبول کرتے ہیں۔ یہ مضمون نہایت محنت سے انگریزی میں چھپوایا گیا ہے۔ جس کا نام The Teachings of Islam. ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا اور چھپائی نہایت دیدہ زیب ہے۔ ضخامت ۱۸۸ صفحات سائز $\frac{20\times 30}{16}$ قیمت دو روپے فی نسخہ (علاوہ محصول ڈاک) کے حساب سے دفتر نشر و اشاعت قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ضروری اعلان

امسال بفضلِ تعالیٰ آئندہ امتحان الیف۔ اے (اپریل ۱۹۴۶ء) کے لئے قادیان کو سنٹر (Centre) بنوانے کی کوشش کی جارہی ہے لہذا جو احمدی امیدواران الیف۔ اے کا امتحان پرائیویٹ طور پر دینا چاہتے ہوں۔ خواہ پورا ہو یا صرف انگریزی کا وہ اپنے نام اور پتے سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ تعداد کا صحیح اندازہ کیا جا سکے

ایک مددگار کارکن کی ضرورت

دفتر تعلیم الاسلام کالج کے لئے ایک مددگار کارکن کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار کم از کم پرائمری پاس ہو۔ عمر زیادہ سے زیادہ ۲۵ تک تنخواہ ۱۵-۱/۵-۲۵ روپے اور مہنگائی الاؤنس ... درخواستیں ۱۵ اکتوبر تک ... پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے نام آنی چاہئیں۔